مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت اولوالعزم بخیر و عافیت ہیں +

۲۔ اہل بیت نبوی خیریت سے ہیں +

۳۔ ۱۶ مئی ۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کا لکچر تجسیم الوہیت پر مبلغین کی اعلیٰ کلاس کے سامنے ہوا معلومات کا دلچسپ ذخیرہ تھا اسی سلسلہ میں ماسٹر صاحب نے ظل اور بروز کی حقیقت کو واضح کیا +

مہمان منشی میراں بخش صاحب معہ ہمراہی قمر الدین صاحب گوجرانوالہ (۲) مولوی نذیر احمد صاحب راولپنڈی (۳) حاجی غلام جبار صاحب بریلی (۴) محمد طاہر صاحب ۔ بریلی + (۴) میاں ہدایت اللہ و محمد علی صاحبان کاٹھ گڑھ + (۵) میاں اللہ دتا صاحب و عبداللہ صاحب مالوکے بھگت ۔ ضلع سیالکوٹ + (۶) چوہدری محمد حیات صاحب ۔ بگوں + (۷) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بگوں +

اخبار احمدیہ

۱۔ پہلے پیغام میں چھپا تھا کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے ۔ اب ۲۰ مئی کے پیغام میں چھپا کہ غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی ۔ امام کے پیچھے بھی پڑھنا جائز ہے ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا +

۲۔ حافظ غلام رسول صاحب ۱۳ مئی ظفر وال پہنچکر تبلیغ کرنے کے حکم کی تعمیل کر کے کل ۱۶ کو واپس جہلم پہنچ گئے ۔ دو دو گھنٹے چار تقریریں عام مجمع میں ہوئیں جس میں ہر مذہب کے ہندو مسلمان موجود تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بدلائل کھلم کھلا اور وفات مسیح واضح بیان کیا گیا ۔ ہر ایک سامع کو سر تسلیم خم ہی کرنا پڑا ۔ میں نے بعض سامعین تعلیم یافتہ سے یہ الفاظ سنے ۔ کہ ہم نے ایسا وعظ آج سے پہلے کبھی نہیں سنا ۔ ملاں تو کچھ اور ہی سناتے ۔ مگر آج کچھ عجیب لطف آیا ہے الغرض تبلیغ نہایت وضاحت سے ہوگئی امید ہے کہ سعید بعض جلدی ہی حق قبول کرینگی ۔

۳۔ **نصرت الٰہی** ۔ آج بندہ کو باغ میں بیٹھے بیٹھے اود م صاحب نے پیغام بھیجا ۔ کہ کابل کیطرف سے دو مولوی صاحبان مسجد میں آئے ہوئے ہیں ۔ تم مسجد میں آسکتے ہو ۔ میں نے عرض کیا کہ باغ میں آجاؤ ۔ جب باغ میں آئے تو انہوں نے میرے مقابل بیٹھ کر تبلیغ شروع کر دی ۔ میں نے عرض کیا اگر میرے عقاید سے بیزار ہیں ۔ مولوی صاحب ۔ تو آپکے کیا عقاید ہیں غلام ۔ صرف یہی کہ میرا ایمان ہے حضرت مرزا صاحب نبی اور سچے رسول ہیں ۔ مولوی صاحب ۔ اچھا کس طرح نبی اور رسول ہوئے کہیں قرآن کریم میں تو مرزا صاحب نبی اور رسول ثابت ہی نہیں ۔ اگر ہیں تو دکھاؤ + میں نے عرض کیا کہ کیا جو نبی بھی ہو اسکا قرآن کریم میں ذکر بھی نہ ہو تو پھر آپکا ایمان ہے یا نہ ۔ وہ تو ناراض ہو کر چلے گئے ۔ اور کچھ آدمی بھی اور کئی آدمی بندہ کے پاس بیٹھے رہے ۔ جنکو غلام نے دل کھول کھول کر اپنے حسب منشا تبلیغ کی ۔ اور جوں جوں سنتے تھے ۔ خوش ہوتے تھے اور انہیں سے چوہدری عالم خان اور اسکا بیٹا سید محمد اور لڑکی سید بیگم اور اسکی زوجہ سردار بیگم بیعت کے واسطے عرض کرتے ہیں ۔ ہر دو فاضل صاحبان میں سے ایک تو اود م صاحب کے ہمراہ مسجد میں چلا گیا ۔ دوسرے صاحب جنکا نام محمد عبدالحی ہے اور لایق عالم و فاضل ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر صاحبزادہ صاحب کیطرف ایک خط لکھ دو تو میں ضرور ہی

۱۔ مایہ کوٹلہ سے مرزا عبداللہ بیگ لکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھاکر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد یہ سلسلہ بالکل مر جاتا۔ اگر خدا اپنے فضل سے آپ کو کھڑا نہ کر دیتا

۲۔ برادر جلال الدین صاحب نے ملک اسٹریلیا سے نہایت اخلاص بھرا خط لکھا ہے اور ایک تعویذ مانگا حضور نے لکھوایا کہ دعا ہی سب سے بڑا تعویذ ہے دعا کرو میں بھی دعا کرونگا۔

۳۔ ایک صاحب نے پوچھا حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہاں ہے جواب میں لکھوایا۔ زرقانی الیواقیت والجواھر جلد دوم ص۲۲

ملک کرم الٰہی صاحب ضلع ... حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں خط لکھتے رہتے ہیں اور اپنا پتہ نہیں لکھتے اسلئے محرر ڈاک ان کو جواب دینے سے معذور ہے ہر خط میں پورا پتہ لکھنا چاہیئے اور کبھی یہ خیال نہ کیا جائے کہ ہمیں سب جانتے ہیں۔

۴۔ نبی بخش صاحب حوالدار رسالہ نمبر ... حیدر آباد لکھتے ہیں میں حضرت مرزا صاحب کو اللہ کا برگزیدہ نبی یقین کرتا ہوں بیعت قبول فرمائی جائے۔

۵۔ ایک احمدی اپنی اولاد کے لئے کیا خواہش رکھتا ہے سو ایک دوست کے چند فقرات سے معلوم ہوگا۔ جو اس نے اپنے ہاں لڑکی پیدا ہونے پر لکھے۔ دعا فرمایئں کہ اس لڑکی کے دل میں خاص طور سے دین اسلام اور احمدیت کے لئے ایسی تڑپ اور اضطراب ہو جیسے کسی کو نہایت قابل بیٹے کے مرجانے یا بہت سا قیمتی مال ضائع ہو جانے سے ہوتا اسکا مرنا جینا خدا کی رضامندی کے لئے ہو۔

۶۔ مرزا امداد بیگ جرگ ایک ابتلاء میں ہیں دعا کی التجا کرتے ہیں۔

۷۔ چوہدری رحمت خان ساکن مانگٹ اونچے کا جنازہ غائب پڑھ دیا جائے چودھری ناصر دین نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق اسے بغیر غسل اور کفن دفن کر دیا۔ گاؤں میں ایسا کرنا (دیہات کے رہنے والے جانتے ہیں) کار ہے واللہ تعالےٰ تلافی مافات کرے۔

۸۔ برادر محمد عبداللہ صاحب سرگودہ لکھتے ہیں میرے بھائی محمد فاضل کا بڑا بیٹا بیمار ہے دعائے صحت کیجائے

۹۔ برادر عبدالصمد صاحب مبلغ ہمیر پور سے سترہ آدمیوں کی بیعت کا خط بھیجتے ہیں اور افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں کے لوگ واعظوں سے بدگمان ہیں اور تعویذات کے شائق

۱۰۔ برادر رحمت اللہ **ککے زئی** تار بابو بنگالہ کھدروالہ لکھتے ہیں کہ صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود اور نبی اللہ ہیں۔ اور انکے ماننے کے بغیر نجات نہیں۔ پیغامیوں اور آپکی آجتک کی تحریرات کو پڑھنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ خلیفہ ثانی برحق ہیں۔

۱۱۔ مالاباری دوست کو حضور نے لکھوایا کہ مالابار میں احمدی تو ہیں مگر سلسلہ کے کاروبار میں عملی حصہ بہت کم لیتے ہیں انکو سمجھانا چاہیئے

۱۲۔ برادر محمد عمر الدین سندھ سے چاہتے ہیں کہ ان کے بھائی امام الدین اور والدہ ضعیفہ کی بیعت قبول کی جائے اور اخبار میں طبع ہو۔

۱۳۔ اسلام پور ڈھاکہ بنگال سے مبارک شاہ سوداگر بیعت کرتے ہیں۔ اور حکیم شیر محمد صاحب اخلاص کا خط بھیجتے ہیں۔

مختلف خبریں

لنڈن ۱۹ مئی لارڈ کچنر نے آج بیان کیا کہ مجھے کامل اعتماد ہے کہ گولی بارود کا سامان مہیا کرنے میں ہمیں عنقریب سہولت ہو جائے گی گیلی پولی کی خبریں نہایت قابل اطمینان ہیں انہوں نے ایرس میں فرانسیسیوں کی کامیابیوں کا خاص طور پر ذکر کیا روسیوں کی بابت کہا کہ وہ اب مغربی گلیشیہ میں ایک مضبوط لائن پر جمے ہوئے ہیں اور گذشتہ دنیا میں انہوں نے عظیم جارحانہ کارروائی کی ہے جرمنوں کا سخت نقصان ہوا ہے بہت سے غیر مجروح قیدی روسیوں کے ہاتھ آئے ہیں لارڈ کچنر نے جنرل بوتھا کی کارروائیوں کی بھی تعریف کی۔

شاہ اٹلی نے سینئیر سیلنڈرا کا استعفا منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے امید کیجاتی ہے کہ وہ مجلس وزراء کو ان سرآوردہ اشخاص سے تقویت دے گا جو شرکت جنگ کے حامی ہیں

اوپیوف (پولینڈ) اور دریائے وسچولا کے مغربی کنارے کے درمیان اور کولومیہ تک گاشیہ کے تمام محاذ پر غنیم کی عظیم جمعیت نے ۱۶ مئی کو ہماری فوج پر حملہ کیا۔ اور دریائے وسچولا کے مغرب میں ہمنے جرمنوں کے شدید حملے پسپا کئے ہیں اور جوابی حملے کر کے تین ہزار قیدی اور متعدد توپیں گرفتار کیں۔

فرانسیسی اور برطانی جارحانہ کارروائیوں کی وجہ سے روسیوں کو شادلی میں کامیابی حاصل کرنیکا موقعہ ملگیا ہے اور دشمن کو نہایت شدید نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلجیم میں جرمن میدان جنگ میں ۲ ہزار مردے اور کثیر التعداد زخمی چھوڑ گئے۔ ایرس کے تمام شمالی محاذ میں شب و روز توپخانہ کی لڑائی جاری ہے۔

ییپرز کی صرف گذشتہ جنگ میں جرمنوں کا ڈیڑھ لاکھ نقصان ہوا۔ اور مزید کمک بہم نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے جرمنی کے منصوبے دھرے رہ گئے۔

سرجان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ہماری پہلی فوج نے ریش بورگ اور فیسٹوبرٹ کے درمیان لاباسی کے شمال مغرب میں غنیم کے دو میل محاذ کا بہت سا حصہ توڑ ڈالا اور ہم قریباً ایک میل تک جرمن لائن میں گھس گئے۔ ییپرز میں گذشتہ ۴۸ گھنٹہ سے کامل سکوت ہے۔ ییپرز کے شمال میں فرانسیسیوں نے غنیم کو شکست دی ہے۔ اور ان کے متعدد جوابی حملے بھی پسپا کئے ہیں۔

بقیہ اخبار احمدیہ

۱۴۔ برادر محمد اسمٰعیل صاحب بصیر پور اپنے ایک سالہ لڑکے کے حق میں دعائے صحت کے خواستگار ہیں۔ اللّٰھم اشفہ شفاءً لایغادر سقماً۔

۱۵۔ **کینانور** (مالابار) سے بی بی آمنہ بیعت کی درخواست کرتی ہیں اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتی ہیں۔

۱۶۔ اسعد تا مستری شہر سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ ... لوگوں کے بہکانے سے منحرف ہو گیا اب میں توبہ کرتا ہوں بیعت منظور فرمائیں۔

۱۷۔ صوفی گلاب الدین صاحب لکھتے ہیں موسیٰ خاں والا مضمون مطبوعہ الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء میں اسکے بیٹے کا نام سلطان محمد غلط ہے غلام حسن صحیح ہے

۱۸۔ شیخ عبدالصمد صاحب واعظ ہمیر پور نے سترہ آدمیوں کی بیعت پہلے بھیجی تھی آج دس آدمیوں کے نام اور بھیجتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۳ - مئی ۱۹۱۵ء

مسلمانوں کو گمراہ کرنیکی ناپاک کوششیں

نمبر ا

غلط افواہوں کی اشاعت

ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو مسلمان کیا جائے

ہم گذشتہ اشاعت میں خان گاما۔ مقدمہ لاہور کی شہادت سے یہ امر دکھا چکے ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوششوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جو مسلمان "بندے ماترم" کی جگہ "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کرنے اور لفظوں سے خوش ہو جانے کی طرف مائل نہیں ہوئے تھے۔ اب ان پر ہندوستان سے باہر جادو ڈالنے کی کوشش کی گئی اور ہندوستان کے اندر بھی جس طرح ہم سنتے رہتے ہیں کہ کوئی علی احمد یا حامد علی کسی پنڈت صاحب کے اپدیش کے سبب اور قرآن پاک کی تعلیم سے کلیتہً ناواقف ہونے کے باعث دیانند صاحب کے عقیدتمندوں میں شمار ہو گیا ہے۔ اسطرح ناواقف اور خدا اور رسول سے محض نابلد مسلمانوں میں سے بعض کو سیاسی واعظین نے اپنے دام تزویر میں پھانس لیا ہے۔ اور انواع و اقسام کے حیلوں سے ان کے ایمان و ایقان کی دولت کو لوٹا جا رہا ہے۔ انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآن کریم کے احکام کی علانیہ خلاف ورزی کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ کہیں فرضی اسلام لانے کا بہانہ کر کے ان پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ اور کہیں جھوٹے مدعیان دعوت اسلام کو ساتھ ملا کر اسلام سے ناواقف اور دین سے جاہل مسلمانوں کو قعر ضلالت میں گرانے کی قابل نفرت سعی کی جاتی ہے۔ کہیں غلط اور بے بنیاد افواہوں کی اشاعت کو امن شکنی کا ایک آلہ بنا کر مسلمانوں کو مصیبت میں پھنسایا جاتا ہے۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے اپنی معرکۃ الآرا تقریر کونسل میں غلط افواہوں کے متعلق جو الفاظ فرمائے تھے انکی اصلیت اور اثر کا اب پتہ معلوم ہوتا ہے ہز آنر نے فرمایا تھا:۔

"ہندوستان میں ایسی افواہیں اوڑائی جاتی رہی ہیں جنہیں ہماری طاقت و کامیابی کو کمزور اور دشمن کی طاقت و فتوحات کو زبردست ظاہر کیا جاتا رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو ایسی بے چینی پیدا کرنے والی افواہوں کے پھیلانے میں یا تو خوشی ہوتی ہے یا کسی قسم کا فائدہ ہے"

پنجاب کے سب سے بڑے حکمران نے یہ الفاظ واقعات کی بنا پر کہے تھے۔ اور اب ملتان کے مقدمہ ہائے ڈکیتی نے سر مائیکل اوڈوائر کے خیالات کی تصدیق کر دی ہے اور بے چینی پیدا کرنے والی افواہوں کا جو بد اثر مظفر گڑھ کے علاقہ میں ہوا ہے وہ دل ہلا دینے والا اور نہایت خوفناک ہے۔ چنانچہ عدالت مخصوصہ ملتان کے سامنے جو شہادت گذری ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

"ضلع مظفر گڑھ میں جو حادثات ڈکیتی وقوع میں آئے ہیں۔ انمیں سے بدترین وہ حادثات ہیں جو تحصیل علی پور میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ آٹھ نو دن کے عرصہ میں ۳۰ وارداتیں ہوئیں اور ان واردات ڈاکہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ قیصر جرمن کا نام استعمال کیا گیا ہے اور ڈاکوؤں نے اپنے تئیں جرمن قیصر کی رعایا ظاہر کیا اور کہا کہ اب انگریزی حکومت کا ہندوستان سے کوئی تعلق نہیں رہا تحصیل کے بڑے بڑے قصبات کا نام متخاصمین ممالک جنگ یورپ کے شہروں پر رکھا گیا۔ مثلاً علی پور تحصیل کا نام لندن رکھا گیا۔ جتوئی کو فرانس اور جگی والا کو بلجیم کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ڈاکوؤں کی تعداد بعض حالات میں کئی سو تک پہونچ گئی تھی اور جگی والا میں پہونچ کر انہوں نے اعلان کیا کہ ہم قیصر جرمن کی رعایا ہیں اور قیصر نے ہم کو حسب مرضی لوٹ مار کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ ڈاکوؤں نے غارت گری کے بعد ہندوؤں کے محلہ کو بالکل جلا کر راکھ سیاہ کر دیا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی اس ڈاکہ میں قریباً ۱۵۰۰ آدمی شریک تھے۔ ڈاکہ سے پہلے بعض لوگوں نے افواہ اوڑا دی کہ جرمن جتوئی سے ایک دن کی مسافت کے آگئے ہیں اور قیصر جرمنی نے ہم کو اجازت دی ہے کہ جس طرح چاہیں لوٹ مار کریں۔ لیٹروں کے بہت سے گروہ جمع ہو گئے اور انہوں نے اپنا نام "سیاہ جرمن" "زرد جرمن" "سرخ جرمن" اور "سبز جرمن گروہ" رکھا جگی والا کے ساہوکاروں نے کچھ مدت سے مسلمان مردوں کو غلہ دینا بند کر دیا۔ اور مسلمان عورتوں سے بات چیت کرنے پر اظہار رضامندی کیا تھا۔ اسلئے ڈاکہ کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے مگر علی پور تحصیل کے ڈاکو کا بڑا سبب یہ ہوا کہ جاہل اور ادنےٰ درجہ کے مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ انگریز ہندوستان سے چلے گئے ہیں۔ اور اس یقین کا باعث نیز تمام خطرناک حادثات کا سبب بعض دیسی اخبارات کا وحشت انگیز خبریں شائع کرنا ہوا ہے۔ ....

.... ایک اخبار نے لکھدیا کہ جنگ کراچی سے دو دن کے فاصلہ پر پہونچ گئی ہے بعض ڈاکوؤں نے بعینہٖ یہی الفاظ استعمال کئے۔

ٹرکی کے جنگ میں شامل ہونے سے جاہل مسلمانوں پر بہت اثر ہوا۔ اور ٹرکی اور اس کے حلیفوں کی فتح کی جعلی خبریں بے چون و چرا صحیح تسلیم کر لی گئیں۔ اور یہ افواہ ترک افغانستان کے راستہ آ رہے ہیں جہلا پر خاص طور سے اور فوری اثر کرنے کا موجب ہوئی۔"

اب ان بیانات سے واضح ہے کہ دشمنان امن نے مسلمانوں کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر غلط افواہیں مشہور کیں اور نہ صرف گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالا بلکہ خود ہندو و مسلمان ہر دو اقوام کا نقصان جان و مال کیا۔ مقدمات عدالت میں ہیں اور ہمیں امید ہے کہ مجرم اپنے کیفر کردار کو پہونچ کر رہینگے۔ اور گورنمنٹ عالیہ ضرور تحقیقات کر کے مشکلات کے بانی مبانی اور جھوٹ کی اشاعت کرنیوالے لوگوں کا۔ پتہ لگائے گی۔

گورنمنٹ عالیہ تو اپنا کام کریگی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک فرض ہمارے ذمہ بھی ہے وہ یہ کہ ان نام کے مسلمانوں کو مسلمان کریں انکو جہالت کے اندھیرے سے نکالکر اس روشنی میں لائیں جو خدا کا مسیح آسمان سے لیکر آیا۔ دیکھو! وہ مولوی جو خود حق کی مخالفت کے باعث مصداق استغفار کے مصداق ہیں وہ سجادہ نشین جن کا کام محض روپیہ بٹورنا ہے وہ مدعیان دعوت اسلام جن کا ہر فعل انکے قول کے مخالف ہو۔ اب اس قابل نہیں کہ مسلمانوں کے دکھ کا علاج کر سکیں وہ خود بیمار ہیں مردہ ہیں۔ انکو خود ضرورت ہے کہ وہ مسیح کے دم سے زندگی حاصل کریں۔ پس اگر کسی کندھے پر ذمہ واری ہے تو وہ احمدی جماعت ہے۔ اور اسی جماعت کا فرض ہے کہ جہلا کو بتا دیں کہ آج ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ بغاوت کی راہوں سے بچے گمراہی کے راستوں سے دور رہیں۔ قتل و غارت گری سے اجتناب کریں اور برائے نام مردہ اسلام کو چھوڑ کر اس زندہ اسلام کو اختیار کریں جو مسیح موعود نے تعلیم کیا اور جاہل مسلمانوں کو مسیح کی قوم سمجھ کر اور اپنا گلہ خیال کر کے انکی ان بھیڑیوں سے حفاظت کریں جو سیاسی جال کی صورت میں اردگرد منڈلا رہے ہیں۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

تصدیق المسیح

حضرت مسیح کے مردے زندہ کرنیکی اصلیت۔

ازروئے انجیل

یہ سنت اللہ ہے۔ کہ جس وقت اہل دنیا اپنے خالق کو چھوڑ کر دور جا پڑتے ہیں۔ اور دنیاوی کاروبار میں مستغرق ہو کر صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ کے ذریعہ ان کو راہ راست دکھلاتا ہے۔ اور یہ قانون اس وقت سے جاری معلوم ہوتا ہے۔ جب سے نبی نوع انسان کی ابتدا ہوئی ہے۔ جہاں تک ہمیں علم ہو سکتا ہے دنیا پر جب کبھی بھی وہ زمانہ آیا جس میں انسان چاہ ضلالت میں گر گئے۔ اور روحانیت سے بالکل مردہ ہو گئے۔ جب ہی خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی اپنا برگزیدہ بھیج دیا جس نے آکر ان کے جسموں میں جو بظاہر متحرک تھے۔ مگر در اصل گل سڑ کر متعفن اور بدبودار ہو چکے تھے نئے سرے سے جان ڈالدی۔ اور حقیقی معنوں میں انہیں زندہ کر دیا لیکن اس کے مقابلہ میں ہر زمانہ میں ہی ایسے بھی لوگ ہوتے رہے۔ جنہوں نے خدا کے فرستادوں کے ہاتھ سے وہ آب حیات نہ پیا۔ جو انہیں پینا چاہئیے تھا۔ اسلئے وہ مردہ کے مردہ ہی رہے۔ خدا تعالیٰ اور اسکے برگزیدوں نے ایسے لوگوں کو مردہ ہی قرار دیا۔ کیونکہ انسان کی دو زندگیاں ہیں۔ ایک جسمانی دوسری روحانی خدا تعالیٰ نے ان دونوں زندگیوں کے قائم رکھنے کے لئے اسباب مہیا فرما دئے ہوئے ہیں۔ پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ کے دونوں قسم کے اسباب میں سے صرف جسمانی اسباب کو کام میں لاتا اور جسمانی زندگی کو ہی اپنے لئے کافی سمجھ کر روحانی زندگی کے اسباب کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ وہ ضرور روحانی زندگی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایسے انسان کو مردہ کہا جاتا ہے۔ نادان اور کم عقل لوگ مردہ اس انسان کو سمجھتے ہیں۔ جس کے جسم سے روح نکل جائے۔ اور وہ بے حس و حرکت پڑا رہے لیکن خدا تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے لوگ اسکو مردہ نہیں کہتے۔ بلکہ اگر وہ روحانی زندگی حاصل کر چکا ہو تو اسے ہمیشہ کے لئے زندہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کی یہ غرض نہیں ہے کہ وہ دوسری اشیاء کی طرح چند روز دنیا میں بسر کر کے معدوم ہو جائے۔ اور دوسروں کے لئے جگہ خالی کر دے۔ بلکہ یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر روحانی زندگی حاصل کرے۔ تا ابدالآباد زندہ اور قائم رہے۔ چونکہ انسانی پیدائش کی اصل غرض یہی اور صرف یہی ہے اسلئے خدا تعالیٰ بھی اپنے برگزیدوں کو بھیجتا ہے۔ تو اسی لئے بھیجتا ہے کہ وہ لوگوں کو جا کر روحانی زندگی حاصل کرائیں۔ نہ کہ ان کے جسمانی عوارض کے دور کرنے میں لگ جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک جس قدر بھی انبیاء ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی دنیا میں آ کر لوگوں کو یہ نہیں کہا کہ میں تمہیں فلاں فلاں جسمانی بیماری کا علاج بتانے آیا ہوں۔ یا صرف تمہارے فلاں فلاں جسمانی عوارض کو دور کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یا تمہارے جسمانی مردوں کو دوبارہ زندگی بخشنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ بلکہ ہر ایک نے یہی کہا ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ کی زندگی کی راہ بتانے آیا ہوں۔ واقعہ میں اگر انسان غور کرے تو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ جسمانی مردوں کو زندہ کرتے پھریں یا جسمانی بیماروں کا علاج معالجہ شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ زندگیاں اور یہ شفا یابیاں پھر بھی بہت محدود عرصہ تک قائم رہ سکتی ہیں۔ اور آخر کار ان سے ہاتھ دھو کر موت کا پیالہ منہ سے لگانا ہی پڑتا ہے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ کسی نبی نے کسی مردہ کو زندہ کیا۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ اس زندہ ہونے والے کو کیا حاصل ہوا۔ کیا وہ دوبارہ دست اجل سے رہائی پا سکا۔ اور تمام عمر زندہ رہ سکا۔ نہیں تو کیا اسکا ایک دفعہ موت کے پنجہ سے رہائی پا جانا بے سود نہ ہوا۔ کیا اسے دوبارہ مرنے سے رنج اور افسوس نہیں ہوگا۔ کیا وہ مکرر اپنی جان بچانے میں کوشاں نہیں ہوگا۔ ضرور ہوگا لیکن اس وقت کچھ بھی نہیں کر سکیگا۔ اور اسطرح اس کی تکلیف اور مصیبت اور بڑھ جائیگی کیا اسکا نام وہی زندگی رکھا جا سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ لوگوں کو انبیاء کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے دیتا ہے۔ نہیں۔ تو پھر کس طرح کہا جا سکے کہ کسی نبی نے کوئی جسمانی مردہ بھی زندہ کیا۔

آہ اگر کوئی نظر بلیغ سے دیکھتا۔ اور غور و فکر سے کام لیتا۔ تو کبھی بھی یہ دھوکہ نہ کھاتا۔ کہ کسی نبی نے جسمانی مردوں کو زندہ کیا ہے لیکن کیا کہا جائے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت مسیح ناصری کو ایک نبی مان کر جسمانی مردوں کے زندہ کرنے والا قرار دیا اور اپنے اس اعتقاد کا مدار انجیل کے ان پیرایہ استعارات جملوں پر رکھا جن میں روحانی مردے مراد لئے گئے ہیں۔ عیسائی صاحبان اگر مسیح کو ابن اللہ کا درجہ دیکر یہ اعتقاد رکھتے تو اس قدر تعجب کا مقام نہ تھا لیکن ان مسلمانوں کی عقل پر رونا آتا ہے۔ جو ایک طرف تو حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ کا اسی طرح کا نبی مانتے ہیں جسطرح کہ پہلے انبیاء گزرے لیکن دوسری طرف اسکے سپرد وہ کام کرتے ہیں۔ جو کسی نبی نے نہیں کیا۔ مسلمان قرآن شریف میں یہ آیت پڑھتے ہیں کہ **يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم** یعنی اے مسلمانو اللہ اور اسکے رسول کی باتوں اور احکام کو قبول کرو جبکہ خدا کا رسول تمہیں پکارے۔ اس قبول کرانے سے ہماری یہ غرض ہے۔ کہ تمہیں زندگی عطا کی جائے۔ اس آیت سے صاف اور صریح طور پر پتا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول قبروں میں جا کر مردوں کو باتیں نہیں سنایا کرتے۔ اور نہ انہیں زندہ کرتے ہیں۔ بلکہ جسمانی زندگی رکھنے والوں کو ہی اپنی باتیں سناتے اور زندہ کرتے ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح ایک نبی تھے۔ اور ضروری نبی تھے تو انہوں نے بھی اسی طرح مردے زندہ کئے ہیں جسطرح تمام انبیاء کرتے آئے ہیں۔ اور ہر ایک اس شخص کو جو قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتا ہے۔ یہ وہم میں بھی نہیں لانا چاہئیے کہ حضرت مسیح نے کبھی کسی جسمانی مردہ کو زندہ کیا ہے۔ لیکن جو شخص باوجود قرآن شریف کی آیات بینات کے انجیلی فقرات کے استعاروں کو حقیقت پر حمل کر کے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ واقعی حضرت مسیح نے جسمانی مردے زندہ کئے ہیں۔ اسے یاد رکھنا چاہئیے کہ انجیل سے بھی یہ بات بپایہ ثبوت ثابت ہے کہ حضرت مسیح روحانی مردوں کو ہی زندہ کیا کرتے تھے اور مردہ کا لفظ وہ روحانی مردوں پر استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ متی باب ۸ آیت ۲۱ و ۲۲ میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ:-

"ایک شاگرد نے اس سے (مسیح سے) کہا اے خداوند (آقا) مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں۔ یسوع نے اس سے کہا تو میرے پیچھے چل۔ **اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے**"

اس عبارت سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے روحانی مردوں کی نسبت یہ کہا ہے۔ کہ "مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے" کیونکہ اس شاگرد کا باپ تو جسمانی طور پر مر چکا تھا جس کے دفن کرنے کی اس نے اجازت چاہی تھی اور اسکے جواب میں حضرت مسیح نے اسے یہ الفاظ کہے۔ کیا کوئی نادان یہ خیال کر سکتا ہے کہ یہاں حضرت مسیح کا مردوں کے لفظ سے وہ مردے مراد تھے

[1] اس کا ثبوت حضرت مسیح کے کلام سے ہی دیا جائے گا

جو قبروں میں پڑے گلے سڑتے ہیں۔ کیا مسیح نے اپنے شاگرد کو یہ کہا تھا۔ کہ تم تو میرے ساتھ چلے چلو۔ تمہارے باپ کو قبرستان سے مردے نکلکر دفن کر دینگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ قبروں سے نکلکر ایسا کام کرنے کو نہ تو عقل ہی تسلیم کر سکتی ہے۔ اور نہ انجیل سے اسکا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہاں جسمانی مردے مراد ہوں جسمانی مردے تو کسی صورت میں ہو ہی نہیں سکتے۔ اور اگر ہو سکتے ہیں تو ایسا اعتقاد رکھنے والے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پادری صاحبان کی مدد سے ثابت کر کے دکھلائیں۔ اور پادری صاحبان کے لیئے بھی ضروری ہے کہ یا تو وہ تمام انجیلی مردوں کے زندہ ہونے کو روحانی مردے سمجھیں۔ یا اس آئت سے جسمانی مردوں کا ثبوت دیں لیکن دعوےٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ لو کان بعضھم لبعض ظھیرا کے باوجود بھی کسی میں ہمت نہیں کہ ایسا کر کے دکھلائے بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے شاگرد کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا ہے۔ اور اسکے باپ کو ان لوگوں کے سپرد کروایا ہے جنہوں نے اسکے کلام یعنی احکام کو نہ مان کر زندگی حاصل نہ کی۔ بلکہ مردے ہی رہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح مردہ کا لفظ روحانی مردوں کے لیئے استعمال کیا کرتے تھے۔ پھر ایک اور جگہ تو مردوں کے زندہ ہونے کو انجیل میں بہت واضح الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے یوحنا باب ۵ آیت ۲۴ و ۲۵ میں یوں لکھا ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکلکر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے۔ کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے۔ اور جو سنیں گے وہ جئیں گے"

یہاں حضرت مسیح کہتے ہیں کہ جو میرا کلام سنتا ہے "ہمیشہ کی زندگی اسکی ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا اپنی کلام سے مراد اپنی تعلیم ہے۔ یعنی جو میری تعلیم پر عمل کرے گا وہ ہمیشہ کے لیئے زندہ ہو جائے گا۔ نہ یہ کہ جس کو میری آواز پہنچے گی۔ وہ قبر سے نکلکر دوڑ آئے گا۔ اور پھر ہمیشہ زندہ ہی رہے گا۔ کیونکہ **اوّل** تو کوئی ایسا شخص پیش نہیں کیا جا سکتا جسکو حضرت مسیح نے زندہ کیا ہو۔ اور وہ آج تک زندہ ہی چلا آتا ہو۔ **دوّم**۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "اور اسپر سزا کا حکم نہیں ہوتا" یعنی جو میری کلام سنکر اور میرے بھیجنے والے پر یقین لا کر زندہ ہو جاتا ہے۔ وہ سزا نہیں پائے گا۔ اس سے اگر جسمانی مردے ہی مراد لیئے جائیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مردے جو ایسے قبرستان میں مدفون ہونگے جن میں حضرت مسیح کا کبھی گذر بھی نہ ہوا۔ انہیں سزا نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ان کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ نہ تو حضرت مسیح نے انکو اپنا کلام سنایا اور نہ وہ سنکر زندہ ہوئے +

سوم۔ اگر حضرت مسیح کا کلام سنکر جسمانی مردے زندہ ہو جایا کرتے تو ضرور ہی کم از کم وہ لوگ جو مر چکے ہوئے تھے یا اسوقت مرتے تھے زندہ ہو کر حضرت مسیح کے ساتھ ایک اچھی خاصی جماعت بن جاتی لیکن انجیل اسکی بھی تصدیق نہیں کرتی + **چہارم** حضرت مسیح کہتے ہیں۔ جو میری آواز سنیں گے وہ جئیں گے۔ کیا جسمانی مردوں میں بھی آواز سننے کی طاقت ہوتی ہے۔ نہیں۔ کیونکہ اگر ہوتی تو انہیں مردہ ہی کیوں کہا جاتا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہاں روحانی مردے مراد ہیں جو مادی کانوں سے بہت اچھی طرح حضرت مسیح کی کلام کو سن سکتے تھے +

میں نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے انجیل کی صرف دو آیتیں پیش کر دی ہیں۔ جن سے براہِ راست حضرت مسیح کے مردے زندہ کرنے کی اصلیت آشکارا ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ پادری صاحبان اور غیر احمدی مولوی صاحبان ان پر غور و فکر کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے + غلام نبی (بلانوی)

چند ضروری باتیں

۱۔ مولوی محمد علی صاحب موجودہ فتنہ کے بانی کو الوصیت کے مطابق بیعت لینے کا ادعا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ میرے نام پر بیعت لو۔ اب ایکطرف حضرت مرزا صاحب کو **احمدؐ** ماننے اور آپکا نام احمد جاننے سے انکار ہے اور دوسری طرف سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے سے کہدیا جاتا ہے کہ میں **احمدؐ** کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ اگر **احمدؐ** سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو کیا وہ غیر احمدی اس سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں داخل نہیں۔؟ اگر کہا جائے کہ حضرت مرزا صاحب کا نام **احمدؐ** تھا۔ احمد نبی اللہ نہیں فرمایا۔ تو ہم کہتے ہیں نام تو آپ اپنا **غلام احمدؐ** فرماتے تھے بیعت کے وقت اپنے آپکو **احمدؐ** کہنا کیا اس بات کا ثبوت نہیں کہ آپ اپنے آپ کو ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق سمجھتے اور وہ شخص یقین کرتے جسکے ذریعہ رسول اللہ کی بعثت ثانیہ اور احمدی صفات کا ظہور آخری زمانہ میں ہونا تھا۔ اور اگر **احمدؐ** صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو حضرت اقدس کے اس فقرہ کے کیا معنے کہ میں اسم احمدؐ میں آنحضرت صلعم کا شریک ہوں اور جو حضرت اقدس کو مسیح موعود نہیں مانتے انہیں غیر احمدی کیوں کہا جاتا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول اور تمام فضلاء سلسلہ اور پھر تمہارے خواجہ اور فرضی امیر انہیں **غیر احمدی** ہی کہتے تھے

۲۔ سنا گیا ہے کے عنوان کے ماتحت ایک احمدیت کو بدنام کرنے والے محرر نے اپنی احمدی بہنوں پر ایسی ناروا تہمت لگائی ہے کہ اسکو نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس نے چھاپ زنا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور ذرا محسوس نہیں کیا۔ کہ میں اپنی بہنوں کی نسبت کیا لکھ رہا ہوں۔ اعتراض تو شریف انسان یہ تہمت لگانے کے بدوں بھی کر سکتا تھا۔ مگر خیر اسکے جواب میں سنئے کہ اگر ایک خاوند حضرت اقدس کے پیغامی فتنہ کے بانی کو بالاضطرار کافر کہتا ہے۔ اور مکفر و مکذب بالجہر ہونے کے لحاظ سے آپکے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج اور خود کافر ہے۔ ایسے خاوند کی بیوی احمدی ہو جائے تو اس صورت میں بتاؤ تم کیا کرتے ہو۔ اور کرو گے۔ اب اپنی ساری عبارت پھر پڑھو اور اپنے سوال کا جواب حاصل کرو۔ اور ہمت کر کے استغاثہ دائر کرو اور شریعت اسلام سے ثابت کرو کہ نکاح فسخ ہو چکا ہے۔ پھر کئی تمہاری مسلمہ مسلمہ عورتیں ہندوؤں یا عیسائیوں کی بیویاں ہیں۔ انکو چھڑانے کا تمہاری غیرت نے کیا بندوبست کیا ہے؟ +

۳۔ ۴ مئی کے الفضل میں میں نے پدر نتواند پسر تمام کند کے بارے میں الفاظ لکھے تھے جب آپکا تابع آپکا بیٹا جانشین ہے تو انکے کام دراصل باپ اپنے متبوع کے کام ہیں۔" اور میں نے لکھا تھا کہ ناکامی تو جب ہو کہ کوئی غیر مسند نشین ہو۔ اسپر اعتراض کیا جاتا ہے کہ گویا میں نے مولانا نورالدین کو غیر ٹھیرایا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اس سے اوپر میں حضرت عمر کے ہاتھ پر قیصر و کسریٰ کے خزائن کے مفتوح ہونے کی مثال دیکر لکھ چکا ہوں۔ تابع کا کام متبوع کا کام ہے پس اگر سوائے بیٹے کے میں تابع مسند نشین کو غیر سمجھتا۔ تو حضرت عمر کی مثال نہ دیتا۔ دوم آپکا تابع آپکا بیٹا دو الفاظ میں نے لکھے ہیں تاکہ تابع مسند نشین ہو تو اسے غیر نہ سمجھا جائے۔ سوم۔ تابع اور بیٹا دو شخص ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔ بات یہ کہ ایک پر بھی دونوں کا اطلاق ہو سکے) میں نے ان کے کام یعنی بجائے اس کے ان لکھا ہے۔ باوجود ان قرائن کے یہ کہنا صحیح نہیں کہ میں نے مولانا نورالدین کو غیر کہا یا خلفاء راشدین کو غیر کہا یا سمجھا غیر سے مراد غیر

دعوت الی الخیر

کینڈی (سیلون لنکا) میں احمدیت کی تبلیغ

صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے کا مکتوب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کو اس عشرہ کی مفصل رپورٹ ارسال کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب اس سے واقف ہو جائیں گے۔ میں نے معلوم کیا کہ جہاز انار شیس کے لیئے ابھی تیار نہیں۔ بلکہ ۲۲ مئی تک اسکی توقع کیجاتی ہے۔ اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں کینڈی میں احمدیت کے متعلق سلسلہ جنبانی کروں۔ ہمارا فرض صرف پہنچانا ہے۔ اور ماننا اللہ کے فضل پر موقوف ہے حسن اتفاق سے میرے پاس کولمبو میں ایک کینڈی کا نوجوان ملنے کے لیئے آیا اسکا نام عبدالمجید جیبو ہے۔ وہ ریویو کا خریدار ہے۔ اگرچہ احمد امیر جو اپنے مقدمہ کے متعلق حضرت امام کے ساتھ خط و کتابت رکھتا ہے مجھے بہت روکتا رہا کہ یہاں کینڈی میں آنے کی ضرورت نہیں۔ مگر چونکہ مجھے وقت کافی مل گیا اور عبدالمجید نے بھی مجھے وہاں آنے کی ترغیب دی۔ اسلیئے میں یکم مئی کو مسٹر ٹی۔کے۔ لائی کے ساتھ جو کہ انجمن احمدیہ کولمبو کے سکرٹری ہیں۔ کینڈی آیا مگر عبدالمجید کینڈی میں موجود نہ تھا۔ بلکہ وہ کولمبو گیا ہوا تھا۔ اسلیئے میں گرینڈ ہوٹل کینڈی میں مقیم ہوا۔ اور میرا ساتھی ۲ مئی کو واپس چلا گیا۔ کیونکہ اسنے اپنے کام پر حاضر ہونا تھا۔ شام کو ہمارے پاس تین آدمی ملنے کے لیئے آئے ایک کا نام عبدالجواد تھا اور ایک کا نام شمس الدین تھا۔ اور ایک کا نام غوث تھا۔ انکو مسٹر ٹی۔کے۔ لائی نے سلسلہ حقہ کے متعلق تامل میں سمجھایا۔ ۲ مئی کی رات کو غوث نے مجھے دعوت دی۔ اور پہونچنے پر معلوم ہوا کہ مولود منایا جا رہا ہے۔ مجھے عزت سے بٹھایا گیا۔ اور عربی زبان میں زور سے اشعار پڑھے جا رہے تھے مگر میں خاموش بیٹھا رہا۔ مساجد کے خطیب اور ملانے موجود تھے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی اور تعجب کیا کہ میں کیوں نہ اٹھنے [illegible] مگر میں نے اس سے انکار کر دیا کہ میرا اس رسم سے بالکل [illegible] بلکہ بعد وہ کچھ مدت کے بعد کھڑے ہو گئے اور ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اور کچھ عربی عبارت اور درود پڑھتے تھے اور کبھی کبھی کتاب [illegible] نبی پر احادیث کی عبارت ایک شخص پڑھتا تھا۔ مگر میرے خیال میں۔ ان میں عربی سوائے ایک دو کے کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ بعض پڑھنے والے بھی نہیں سمجھتے تھے۔ مجھے میرے ساتھی نے زور سے ہاتھ پکڑ کر بہت کوشش کی کہ میں کھڑا ہو جاؤں مگر میں نے ایک نہ مانی۔ اور میں بیٹھا رہا۔ پھر جب مولود ختم ہو گیا۔ اور کھانے کا وقت نزدیک آ گیا۔ تو میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے انگریزی میں بلا طیاری کے تقریر شروع کی اور عبدالجواد اسکو تامل زبان میں ترجمہ کرتا جاتا تھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ اسلام کسے کہتے ہیں اور آیات کریمہ ان کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ اور صاف کہدیا کہ مولود صرف رسم ہے جو کہ بعد میں ملانوں نے اپنے مطالب سیدھا کرنے کے لیئے ایجاد کی ہے۔ اسکا شریعت غرا میں کوئی ثبوت نہیں۔ نہ رسول اللہ نے اسکو کیا ہے۔ اور نہ صحابہ کرام اور نہ ائمہ کبار نے اور نہ تمہارے امام شافعی نے اور میں اسلیئے نہیں کھڑا ہوا۔ کیونکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ کہ میرے آنے پر تم مت کھڑے ہوا کرو۔ بلکہ بیٹھے رہا کرو۔ پس مسلمان وہ ہے جو احکام خدا اور رسول کا پابند ہو۔ جب رسول کریم خود منع فرماتے ہیں۔ تو کیا ایک مسلمان آپ کے برخلاف کر کے مسلمان رہ سکتا ہے۔ اور ان میں سے کسی نے بھی ان عربی اشعار کو سمجھا نہیں یہ صرف ایک رسم ہے جو بطور قشر کے ہے اور اسمیں کوئی مغز نہیں۔ موجودہ لوگوں نے اسمیں خوب دلچسپی لی اور تمام شہر میں میرے نہ کھڑے ہونے اور مولود کے خلاف تقریر کرنے کا چرچا شروع ہو گیا۔ بعض مجھے وہابی کہنے لگ گئے۔ بعض نے میری طرف میلی اور کہا قرآن و حدیث پیش کرتے ہیں۔ اس سے لوگوں کو میرا پتہ لگ گیا۔ اور وقتاً فوقتاً میرے پاس آنے شروع ہوئے۔ اور میں ان کے سوالات کے قرآن سے مدلل جواب دیتا تو وہیں رہ جاتے۔ اور آگے نہ چل سکتے۔ یہاں قبر پرستی۔ پیر پرستی بہت ہے۔ لوگ نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ مولودوں کے دلدادہ ہیں۔ اور حضرت نبی کریم کی شفاعت پر سارا دارومدار اپنی نجات کا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام امت کو دوزخ سے بچالیں گے۔ میرے ساتھ کئی اشخاص نے اسپر زور سے بحث کی۔ میں نے کہا شفاعت بغیر اذن الٰہی کوئی نہیں کر سکتا۔ جسکے لیئے خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ قابل شفاعت ہے اسکے لیئے آپ شفاعت کرینگے۔ ورنہ اسمیں اور کفارہ میں کیا فرق ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ لکھا ہے۔ اگر برائے نام امتی ہونے سے کوئی قابل شفاعت ہو سکتا ہے تو شریعت کے بھیجنے کے کیا معنے ہیں۔ اگر انسان شریعت کو بالکل ترک کرنے سے بھی قابل شفاعت ٹھیر سکتا ہے۔ بہرحال شفاعت خدا کے اختیار میں ہے خدا کو ناراض کر کے کوئی مستحق شفاعت نہیں ہو سکتا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سیدۃ النساء کو فرما دیا۔ کہ اگر دنیا کے متعلق تم نے کچھ مال مانگنا ہے۔ تو مانگ لو۔ آخرت کے متعلق تم خود فکر کر لو۔ اسپر بحث ہوتی رہی کہ رسول اللہ کو علم غیب ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا وہ خود لا اعلم الغیب فرما گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسکی تصدیق کرتا ہے لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ... یہ اولیاء کی قبور پر جا کر نذر کو پورا کرتے ہیں۔ ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اسکے متعلق بھی مجھے پوچھا گیا۔ میں نے کہا یہ شرک ہے مجھے کہا گیا کہ ان کے ذریعہ سے ہم درگاہ الٰہی میں پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے کہا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دونگا۔ کیا ان دنیاوی بادشاہوں کی طرح خدا بھی لوگوں کے حالات سے واقف نہیں۔ اسلیئے خدا کے لیئے وزرا کی مثال ٹھیک نہیں ہے لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر۔ جنوبی ہند کے لوگوں نے یہاں یہ سب رسوم پھیلائی ہیں۔ میں نے سمجھا تھا کہ یہ شافعی لوگ احناف سے اچھے ہوں گے اور سنت کے پابند ہونگے مگر یہ بالکل انکی چال چل رہے ہیں۔ اور ان کے رنگ میں رنگین ہیں۔ وفات پر سب کچھ اسی طرح ہوتا ہے۔ سوم۔ ہفتم۔ دہم۔ چہلم۔ ختم۔ قرآن بخشنا۔ تمام رسوم بڑی پابندی کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں گویا کہ وہ مذہبی فرائض ہیں۔ اس تمام جزیرہ میں بڑا جید عالم۔ واقف شریعت کوئی نہیں محض ملاں ہیں۔ جن میں سے کم ہی ہوں گے جو ترجمہ قرآن بھی جانتے ہیں۔ وہی پرانے خطبہ کتاب سے پڑھ دیتے ہیں اسلام کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے۔ عربی زبان سے بہت اجنبیت ہے۔ عربی اسمار یوروپین کی طرح بول سکتے ہیں۔ طرز معاشرت بالکل یوروپین ہے۔ ہیٹ عام ہوتی جاتی ہے۔ اور پتلون تو ہر ایک کا خاصہ ہو گیا ہے۔ دین سے محض ناکندہ تراش ہیں۔ عام لوگ تامل جانتے ہیں یا سنہالیز۔ چند تعلیم یافتہ انگریزی بھی جانتے ہیں۔ بعض نوجوانوں کی خواہش ہے کہ عربی پڑھیں لیکن پڑھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ یہاں شروع میں صرف شروع کراتے ہیں۔ وہ گردان سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور علم ادب بالکل نہیں شروع کراتے +

کئی ایک نے خواہش ظاہر کی ہے کہ قادیان آکر عربی پڑھیں۔ اگر انتظام ہو سکے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اردو تو انہیں آتا نہیں۔ اگر ایک جماعت کو انگریزی میں عربی پڑھائی جاوے تو وہ پڑھ سکتے ہیں +

کنیڈی میں مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن نے مجھے کہا کہ میں ایک لیکچر دوں سو میں نے منظور کیا کہ میں اسلام پر لیکچر دوں گا۔ جو ۹ مئی کے ۶ بجے شام کو میں نے ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ اسلام کی نازک حالت بتائی حالانکہ یہ سب سے اعلیٰ مذہب ہے جسطرح اسلام نے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کو پیش کیا ہے کسی مذہب نے پیش کیا ہی نہیں۔ اخلاص اور آیت الکرسی سے صفات الٰہیہ پیش کیں۔ اور دیگر مذاہب سے وہ نقائص بیان کئے ہیں۔ جو وہ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس سے قرآن کا کامل کتاب ہونا ثابت کیا۔ اور دوسری کتب کا ناقص ہونا کیونکہ وہ جس کی طرف سے آنے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ اسکو با وضاحت بیان نہیں کر سکتیں۔ اور قرآن خود ہی دعویٰ پیش کرتا ہے اور خود ہی اسکے دلایل قایم کرتا ہے۔ اور یہ صرف قرآن ہی کا خاصہ ہے اور کسی کتاب میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ مثلاً جب قرآن کریم کہتا ہے کہ مسیح خدا نہیں۔ تو صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اسکے براہین قاطعہ قائم کرتا ہے جو کہ عیسائیت کے لیئے حربہ آسمانی ہیں مثلاً فرماتا ہے قالت النصارى المسيح ابن الله ذالك قولهم بافواههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله انى يؤفكون۔ یعنی مسیح میں کوئی ایسی نئی بات نہیں۔ جو کہ اور انسانوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ مثلاً مثل آدم انسانوں کی طرح وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ انسانوں کی طرح کھاتا پیتا رہا۔ انسانوں کی طرح بھوک پیاس کا محتاج تھا اور آخر انسانوں کی طرح مر گیا۔ اور سری نگر کشمیر میں مدفون ہے اب ہمیں کوئی بتائے وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے وہ خدا بنایا گیا۔ عیسائی کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ کوئی دلیل نہیں۔ یہ کفار کے قول کی ریس کرتے ہیں جنہوں نے پہلے ان سے انسانوں کو خدا بنایا تھا۔ یہ ملعون کہاں الٹی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ اب ہمیں کوئی بتائے کہ رامچندر اور مسیح کی الوہیت میں کیا فرق ہے۔ اگر مسیح ان کے قول کے مطابق دو حیثیتیں رکھتا ہے۔ تو رام بھی ہندؤں کے مطابق بندہ اور خدا تھا اگر کہیں مسیح نے معجزات دکھلائے۔ تو اور انبیاء نے ان سے بڑھ کر معجزات دکھائے۔ وہ کونسی خصوصیات ہیں جس کی وجہ سے اسکو خدائی کا تاج پہنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دوسرا مسیح موعود پیدا کر کے ثابت کر دیا۔ کہ مسیح خدا نہیں۔ کیونکہ خدا کا کوئی ثانی نہیں اور خدا نے مسیح کا ثانی پیدا کر دیا ہے +

اسلام اب صرف چند رسموں کا مجموعہ رہ گیا ہے۔ اگر حقیقی اسلام چاہتے ہو۔ جسکے ذریعہ سے معرفت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے شیریں کلام سے انسان محظوظ و مسرور ہو سکتا ہے۔ وہ وہی اسلام ہے جسکو احمد آف قادیان نے دنیا میں مدلل بربہن کر کے شائع کیا ہے۔ خدا اس سے بولا۔ اور خدا نے اسکو محمد رسول اللہ کی متابعت سے نبی بنا دیا۔ مگر یہ یاد رہے کہ شریعت اسلام مکمل ہے یہ قیامت تک منسوخ نہیں ہوگی۔ مگر وحی کا دروازہ کھلا ہے۔ کیونکہ مذہب کی اصل میں یہی جان ہے۔ یہ شریعت اسلام اور قرآن کی زندگی کا تازہ ثبوت ہے۔ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا دروازہ بند کرتے ہیں وہ اسلام اور قرآن سے بالکل ناواقف ہیں۔ اگر زندہ ایمان چاہتے ہو تو احمد مسیح موعود مہدی معہود کے مطیع ہو جاؤ۔ وہ مذہب جو احمد نے دنیا میں پھیلایا ہے وہ اب خوب ترقی کر رہا ہے۔ وہ اکیلا تھا جب خدا نے اسے مامور کیا تھا اور تمام اقوام ام نے بمعہ تمام نہاد مسلمانوں کے ناخنوں تک زور لگایا کہ اسکو تباہ کر دیں مگر وہ خدا جس نے اسے بھیجا تھا اسکے ساتھ تھا۔ بھلا خدا پر کون غالب آ سکتا ہے۔ خدا نے اسے فرمایا کہ یہودی تیرے مقابلہ میں زمین پر نہیں ہونگے میں تجھے نور و وفات طبعی دوں گا جیسا کہ وہ یہودی ناکام رہے۔ جو مسیح کی صلیبی موت کے خواہاں تھے۔ مگر خدا نے اسکو اس لعنتی موت سے بچا لیا۔ اور وہ زندہ صلیب سے اتار لیا گیا۔ اور مرہم عیسیٰ کے ساتھ جو اسکے زخموں کے لیئے طیار کی گئی تھی۔ اچھا ہو گیا۔ اور یہ مرہم یونانیوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی طبی کتابوں میں مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین یا مرہم رسل کے نیچے درج ہے۔ سو وہ بیج بونے کے لیئے آیا تھا۔ اسنے بیج بو دیا ہے اب وہ بڑھے گا پھولیگا پھلیگا۔ جب وہ اپنا کام پورا کر چکا تو خدا نے اسکو واپس بلا لیا۔ اور چار لاکھ انسان اس کے حلقہ بگوش غلام بن گئے تھے۔ یہ ایسی کامیابی ہے جس کی نظیر ملنی بہت مشکل ہے

جب میں نے لیکچر ختم کیا۔ تو اس کا ترجمہ تامل میں ایک ترجمان نے کیا۔ کیونکہ بہت سے انگریزی نہیں سمجھتے تھے۔ اس نے لفظاً لفظاً صحیح ترجمہ کیا۔ اسکے بعد ایک ملاں اٹھا۔ اور وفات مسیح سُن کر وہ بہت گھبراہٹ میں تھا۔ اسنے تامل میں بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔ اس لیکچر کی بہت سی باتیں ماننے کی ہیں اور بہت سی باتیں نہ ماننے کی ہیں۔ مسیح کی کوئی قبر سری نگر میں نہیں ہے وہ ابھی زندہ ہے۔ قرآن میں کہاں اس کی قبر کا ذکر ہے۔ ترجمان نے مجھے ترجمہ کر کے بتلا دیا کہ یہ کہہ رہا ہے۔ میں نے سورہ مومنون کی آیت آويناهما الى ربوة پڑھ دی۔ وہ بولا۔ اس میں سری نگر کا نام کہاں ہے۔ میں نے کہا دنیا کی ربوۃ تو کشمیر ہی ہے اور بیت المقدس کا نام کہاں قرآن میں ہے۔ اگر مجھکو یہ حق نہیں کہ میں اس سے سری نگر متعین کروں تو آپ کو کہاں حق حاصل ہے کہ آپ بیت المقدس کی تعیین کرتے ہیں۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ ہم نبیوں کی قبریں بتاتے پھریں۔ یہ ہمارے لیئے کافی ہے کہ قرآن شریف سے وفات مسیح بآیات الصریح ثابت ہے۔ قرآن شریف کی آیات میں نے پڑھ دیں۔ اس نے وفات تسلیم کر لی اور کہا آپ اس حدیث کو کیا کرینگے جس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آئیں گے۔ میں نے کہا اب آپنے وفات تسلیم کر لی تو ساتھ ہی یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وفات یافتہ اس دنیا میں نہیں آ سکتے من ورائهم برزخ الى يوم يبعثون۔ اب ہم قرآن شریف میں صاف پاتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وفات یافتہ آ نہیں سکتے اور حدیث میں لکھا ہے کہ مسیح آئیں گے۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ خدا کے کلام کو مقدم کریں۔ یا ایسے معنے کریں جو قرآن کے خلاف نہ ہوں۔ اگر حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اسکے یہ معنے ہیں اور یقیناً یہی ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ بعض افراد امت مثل مریم صدیقہ کے زمرہ صدیقین میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی کثرت مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوگا کہ وہ مریمی صفت سے ابن مریم بن جائے گا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیئے قرینہ بھی رکھ دیا ہے کہ وہ آنے والا وہی ابن مریم مت سمجھو۔ جو کہ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھا۔ بلکہ امامکم منکم کہ وہ تم میں سے ہی تمہارا ایک امام ہوگا۔ اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ ایک امتی ابن مریم ہوگا۔ اور وہ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ نبوت پر بھی بحث ہوئی۔ میں نے کہا نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے ایسے نبی بنایا ہے۔ تاکہ دنیا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہو کہ آپ ہی انبیاء میں صرف نبی گر ہیں۔ [illegible] میدان میں سے بھاگ گیا اور کہہ گیا کہ بحث [illegible]

میں ہر بات پر قرآن کریم کی آیت پڑھ دیتا تھا۔ اور اسکی انگریزی خوب کھول کر بیان کر دیتا تھا۔ مگر اس مولوی نے ایک آیت نہ پڑھی۔ اسنے یہ بھی کہا کہ یہود جب حضرت مسیح کو مارنا چاہتے تھے تو اسنے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو اپنی طرف اٹھا لونگا۔ میں نے کہا بے شک مگر رفع سے پہلے توفی ہے۔ سو مرنے کے بغیر رفع کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ ترتیب کیسے بدلا سکتے ہیں۔ اگر توفی وعدہ ہے تو رفع کا بھی وعدہ ہے۔ اگر رفع کے وعدے کا ایفاء قرآن میں ہے تو توفی کا بھی ایفا قرآن میں موجود ہے۔ سب کے سامنے وہ وفات کو تسلیم کر گیا الحمد للہ حاضرین پر خوب اثر پڑا۔ کیونکہ میری باتیں قرآن کی آیات سے مبرہن کی گئی تھیں۔ اور اسکے پاس کچھ نہیں تھا۔

اس جلسہ میں لکچر سننے کے بعد کئی لوگ میرے پاس ہوٹل میں آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات دریافت کرتے رہے اول سے آخر تک حضور کے حالات۔ دعویٰ۔ دلائل سنائے۔ اور حضرت علیہ السلام کا سب سے پہلا انگریزی اشتہار دکھایا۔ اور حضرت علیہ السلام کے اپنے مریدوں کو چند نصائح کا ترجمہ جو تذکرۃ الشہادتین میں ہے سنا دیا "جیسے حضرت اقدس علیہ السلام نے لکھدیا ہے کہ وہ دن آ رہے ہیں کہ سوائے اس مذہب کے جو میں نے دنیا میں پھیلایا ہے۔ ہر ایک مذہب ذلیل ہو جائیگا۔ اور بس ایک مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی لیڈر ہوگا۔ اور تین صدیاں گزرنے نہیں پائیں گی کہ مسیح کی آمد از آسمان کا عقیدہ تمام عقلمند آدمی خواہ عیسائی خواہ مسلمان ترک کر دینگے۔ یہ سب کا سب پڑھ کر سنا دیا اور آٹھ آدمیوں سے قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی کی خریداری لکھوالی ہے۔ میں کینڈی میں وٹس دن رہا ہوں۔ یہاں احمدیت کے متعلق شور پڑ گیا ہے۔ بعض اشخاص میری مخالفت میں باتیں کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے میری طرف سے جھگڑتے ہیں۔ مگر میرے سامنے آنے کا کسی کو حوصلہ نہیں پڑتا۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام اور احباب کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ اعدائے دین کو یہ حوصلہ نہیں پڑتا کہ میرے سامنے مخالفت کر سکیں۔

یہاں ایک اور سخت مرض ہے۔ اسمیں لوگ بہت مبتلا ہیں۔ طریقت۔ حقیقت۔ معرفت کے الفاظ پرست شیدا ہیں۔ اور شریعت کی پرواہ تک نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ معرفت کے ماتحت ہم میں اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ اور اسلئے ہمیں عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں کے بوڑھے لوگ اس مرض میں بہت مبتلا ہیں فرماتے ہیں۔ قرآنی دلائل کے آگے دم بخود ہو جاتے ہیں۔ اگر یہاں ایک احمدی عربی دان۔ انگریزی دان احمدیت سے خوب واقف اور تامل بھی جانتا ہو۔ اسکو ایک سال کے لیئے کولمبو رکھا جاوے تو انشاء اللہ بہت سی طبائع قرآن کی مدلل باتوں کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں گی۔ اور انکو مجبوراً ہماری طرف ہونا پڑتا ہے۔ دلیل حقہ دل سلیم پر خوب اثر کرتی ہے۔ اب لوگ جو وہاں موجود تھے انکو بخوبی معلوم ہو گیا۔ کہ اس مولوی کے پاس کچھ نہیں تھا۔ کیونکہ وہ ہر بات میں ہارتا گیا +

سیلون انڈیپنڈنٹ کی رائے

مخزن مبلغ احمدیت مولوی غلام محمد بی۔ اے کے کانڈی والے وعظ کی نسبت ۱۳ مئی کا سیلون انڈیپنڈنٹ قلمطراز ہے:۔

ایک بہت دلچسپ اور پر معلومات لیکچر اسلام کے متعلق مولوی غلام محمد بی۔ اے نے کانڈی مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کے ہال میں دیا مسٹر این۔ ڈی۔ ایم۔ صدر جلسہ نے انہوں نے لکچرار کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ اور فاضل لیکچرار نے اسلام کی پاکیزگی کو قرآن کریم اور احادیث نبوی کے حوالجات سے ثابت کیا۔ اور بتایا کہ وہ تمام باطل خیالات جو مسلمانوں کے اندر باہر سے آگئے ہیں نکال دیئے جائیں۔ اور اسلام کو اصل پاکیزگی کے ساتھ اختیار کیا جائے۔ اس لیکچر کو نہایت قابلیت کے ساتھ مسٹر ایس سی۔ سابق ملازم ضلع کانڈی نے تامل زبان میں ترجمہ کر کے حاضرین کو سنا دیا۔ خاتمہ لیکچر پر مسٹر اے ایم۔ اے عزیز ممبر ایسوسی ایشن نے لیکچرار کے لیئے شکریہ کا ووٹ تجویز کیا۔ اور آئی۔ ایم یوسف آنریری سکرٹری نے تائید کرتے ہوئے مترجم کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نیز مسٹر سی۔ ایچ منٹار احمدی آنریری سکرٹری اور مینٹ پشلورس کلب سلیو آئی لینڈ کا ان کی تشریف آوری اور امداد کے لیئے شکریہ ادا کیا گیا۔ مسٹر ایس۔ ایم احسان نے حاضرین کی تشریف آوری کا تامل میں شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر جلسہ کیلئے شکریہ کا ووٹ پاس کرنیکے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا +

نقشہ جات مکہ معظمہ

محمد معین الدین انجنیر کسٹرل مراد آباد دیوبلی لکھتے ہیں کہ قسم دوم کا نقشہ چھپ کر تیار ہو گئے دو روپیہ کے ایک روپیہ اور فی نقشہ چھ آنے ۶ر پڑتا ہے +

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپنے اسکے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لیئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عہ روپے تولہ ہے +

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کے لیئے بہت مفید و اکسیر ہے +

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع سرسام مشتہی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لیئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں +

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی پشاوری بادامی سیاہ سفید سوتی ٹسری۔ صافے سفید ہر قیمت کے مل سکتے ہیں +

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپورہ

میدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

عجیب و غریب مشین ہمنے خاص و عام کی سہولت کیلیئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اسمیں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے۔ بچے سے لیکر جوان تک اسکا استعمال کر سکتا ہے اسمیں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں قیمت میں ارزان اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کیلیئے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین چھلنیاں دو موٹی اور باریک قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک :۔ پتہ

مستری فضل کریم مہمانخانہ مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور

امام الزمان حضرت مسیح موعود مرسل یزدانی علیہ السلام کی تصانیف لطیف اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کی کتب محمد یامین احمدی۔ تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں +

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)